سوال

(384) عورت کا گاڑی چلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت شرعاً گاڑی چلاسکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

"اللہ تعالیٰ کائنات کے علیم بذات الصدور "نے اولاد آدم میں سے مرد اور عورت کا دائرہ کار عملی زندگی میں علیحدہ علیحدہ متعین کر رکھا ہے مرد کو جفاکش بنایا تاکہ بیرونی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوسکے اور صنف نازک کو اس کی اپنی حیثیت سے ذمے داریاں سونپی ہیں یہ ایک ایسا شعور ہے جس کا احساس غیر جنس بنی آدم میں بھی دریعت کیا گیا ہے چنانچہ ایک دفعہ کوئی آدمی بیل کی پیٹھ پر سوار ہو کر جارہا تھا بیل نے بزبان قال کہا :

«انا لم نخلق لهذا انما خلقنا لحراثة الارض» بحواله بخاري ومسلم)

یعنی "ہماری تخلیق کا مقصد سواری کرنا نہیں ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کےلیے بنایا گیا ہے ۔" بنی نوع انسان کو اعلیٰ جنس اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے بطریق اولیٰ یہ احساس وادراک ہونا چاہیے اسلام میں مرد وزن کی ذمہ داریوں میں اس حد تک احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ راہ چلتے اختلاط کو بھی ناپسند فرمایا ۔

صحابیات دنیا کی سب سے پاکدامن عورتوں کو بصورت خطاب حکم دیا گیا ہے کہ عام گزر گاہوں سے علیحدہ ہو کر چلیں انہوں نے اس کا عملی نمونہ یوں پش کیا کہ وہ درودیوار کے ساتھ چمٹ چمٹ کر چلتی تھیں نیز بعض روایات میں عورتوں کو جنازہ اٹھا کر چلنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح المہذب "میں اس کی توجیہ یوں کی ہے ۔" یہ حالت مردوں کے ساتھ اختلاط کو مستلزم ہے جو فتنے کا سبب بن سکتی تھی اس لیے منع کر دیا گیا ۔ (فتح الباری : 3/182)

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج حیات ہوتے تو عورتوں کو فتنے کے ڈر سے مساجد میں جانے سے منع کر دیتے جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ اپنی زندگی میں روکا نہیں اس لیے عورتوں کا مسجدوں میں جانا جائز ہے)اسی اثر کو بنیاد بنا کر حنفیہ عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے ہیں ۔ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب !ذرا تائل فرمائیے !جس مذہب میں عورت کو عبادت خانہ جانے تک کو زیادہ پسند نہ کیا گیا ہو وہاں صنف نازک کو گاڑی یا کار چلانے کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے ؟

بہر حال حالات و واقعات شاہد ہیں عورت کو گاڑی کار وغیرہ چلانے کی اجازت کی شکل میں تمام تحفظات کو خیر باد کہنا پڑے گا جس سے عورت کی کرامت ومقام اور عزت و وقار مجروح ہوگا جبکہ اسلامی تعلیمات کا اہم جز ہے کہ عورت کو عورت بنا کر رکھو گاڑی ایک متحرک مشینری ہے جب تک انسانی فعل کو اس میں دخل نہ ہو وہ کسی کام کی نہیں بے کار ہے اس کو دھچکا لگانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے انجن خراب ہو سکتا ہے ٹائر پنکچر ہو سکتا ہے معمولی سے نقص کو دور کرنے کے لئے بذات خود گاڑی کے نیچے لیٹنے کی نوبت بھی پیش آسکتی ہے گاڑی کو آگے پیچھے کرنے کے لیے ۔ «فلا تخضعن بالقول» کی مخاطبہ کو مردوں سے واسطہ بھی پڑ سکتا ہے پھر نقائص کی اصلاح کے لیے کاریگروں سے تعلق امر لابدی ہے ایسی ضرورت حضر کے علاوہ سفر میں بھی پیش آسکتی ہے ۔

نیز گاڑی چلانے کے لیے آزادانہ نگاہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے ایک روایت میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا کی موجودگی میں بعض ازواج مطہرات نے پردہ سے تساہل برتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انذار کے انداز میں فرمایا : کیا تم بھی نابینی ہو؟

الحاصل علی رغم انوف متاثرین اور مقلدین مغرب واستعمار اسلام میں عورت کو قطعاً گاڑی چلانے کی اجازت نہیں مذکورہ دلائل و براہین کی روشنی میں بلا تردد کہا جاسکتا ہے کہ مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز حفظ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ عدم جواز مبنی بر حق وصواب ہے جب کہ مفتی نعیمی کا فتوی جواز محل نظر اور غیر درست ہے یاد رہے یہ دونوں فتویٰ روزنامہ "جنگ" لاہور کی قریبی اشاعتوں ماہ نومبر 1990ء میں شائع ہو چکے ہیں ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص690

محدث فتویٰ